بیوی اور بچوں کے خرچے کے متعلق تفصیل

مجیب: مفتی محمد نوید رضا عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3102

تاریخ اجراء: 24 ربیع الاوّل 1446ھ / 27 ستمبر 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

شوہر پر بیوی اور بچوں کا کتنا خرچہ لازم ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

شوہر پر بیوی کا نفقہ لازم ہے، اس نفقہ سے مراد کھانا، پہننے کے کپڑے اور رہنے کے لئے مکان ہے، پھر اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر میاں بیوی دونوں مالدار ہیں، تو مالداروں والا نفقہ ہو گا اور اگر دونوں محتاج ہیں، تو محتاجوں والا نفقہ ہو گا، اور اگر ایک محتاج اور دوسرا مالدار ہے تو متوسط (درمیانہ) درجے کا نفقہ لازم ہو گا، اس کا تعین رقم میں نہیں ہو سکتا کہ چیزوں کے بھاؤ میں اتار چڑھاؤ آتا رہتا ہے۔

اور بچوں کے نان و نفقے کے متعلق تفصیل یہ ہے کہ اگر نابالغ بچوں کی ملکیت میں اپنا کوئی ذاتی مال موجود ہے تو ان کا خرچہ ان کے اپنے مال سے کیا جائے گا اور اگر ان کی ملکیت میں مال نہیں ہے تو جب تک اپنی ضرورت کے مطابق کمانے کے قابل نہیں ہو جاتے، اس وقت تک نابالغ بچوں کا نفقہ باپ کے ذمے پر لازم ہو گا۔

اور بالغ اولاد اگر اپاہج، مجنون یا معذور ہے کہ کمانے کے قابل نہیں، تو اس کا نفقہ بھی باپ پر لازم ہو گا۔

اور لڑکی کی جب تک شادی نہیں ہو جاتی، اس وقت تک اس کا نفقہ باپ پر لازم ہے جبکہ اس کے پاس اپنا مال نہ ہو ورنہ اس کے مال سے خرچ کیا جائے گا۔

نوٹ: بیوی اور بچوں کے خرچے میں عرف کا اعتبار ہے، یعنی اس وقت میں، اتنی آمدنی، اتنے مصارف والا، ایسے مقام پر کتنا خرچہ کرتا ہے، اتنا خرچہ دینا ہو گا۔

بحر الرائق میں ہے ”واتفقوا على وجوب نفقة الموسرين إذا كانا موسرين وعلى نفقة المعسرين إذا كانا معسرين، وإنما الاختلاف فيما إذا كان أحدهما موسرا والآخر معسرا۔۔۔ أما على المفتى به

فتجب نفقة الوسط في المسألتين وهي فوق نفقة المعسرة ودون نفقة الموسرة" ترجمہ: اور فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ جب میاں بیوی دونوں امیر ہوں تو امیروں والا نفقہ لازم ہو گا اور تنگدستوں والا نفقہ لازم ہو گا جبکہ دونوں تنگدست ہوں اور اختلاف صرف اسی صورت میں ہے جبکہ ان دونوں میں سے ایک امیر ہو اور دوسرا تنگدست۔ اس صورت میں مفتی بہ قول کے مطابق دونوں مسئلوں میں درمیانہ نفقہ لازم ہو گا اور درمیانہ نفقہ سے مراد تنگدست کے نفقے سے زیادہ اور امیر کے نفقے سے زیادہ ہے۔ (البحر الرائق، باب النفقۃ، ج04، ص190، دار الکتاب الاسلامی)

در مختار میں ہے "(وتجب) النفقة۔۔۔(لطفله)۔۔۔(الفقير)" ترجمہ: اور اپنے فقیر بچے کا نفقہ واجب ہوتا ہے۔

اس کے تحت رد المحتار میں ہے "(قوله الفقير) أي إن لم يبلغ حد الكسب، فإن بلغه كان للأب أن يؤجره أو يدفعه في حرفة ليكتسب وينفق عليه من كسبه لو كان ذكرا" ترجمہ: یعنی اگر وہ کمانے کی عمر تک نہیں پہنچا پس اگر وہ اس عمر کو پہنچ گیا تو باپ کو اختیار ہے کہ اس سے ملازمت کروائے یا اسے کسی جگہ پیشہ کرنے بھیجے تاکہ وہ کمائے اور اس کی کمائی سے اس پر خرچ کرے اگر وہ بچہ مذکر ہو۔ (رد المحتار مع الدر المختار، باب النفقۃ، ج03، ص612، دار الفکر، بیروت)

المبسوط للسرخسی میں بچے کے خرچ کو عورت کے خرچ کی طرح قرار دیا گیا ہے "ويعتبر فيه المعروف في ذلك كما يعتبر في نفقة الزوجة" ترجمہ: بچے کے نفقہ میں معروف کا ویسے ہی اعتبار ہو گا جیسے زوجہ کے نفقے میں اعتبار کیا جاتا ہے۔ (المبسوط للسرخسی، ج5، ص185، دار المعرفۃ، بیروت)

فتاوی رضویہ میں ہے "اس بچے نابالغ کی پرورش بیشک ذمہ زید لازم ہے۔۔۔۔ بشرطیکہ اپنا کوئی مال نہ رکھتا ہو اس عمر تک کہ اجرت یا حرفت سے اپنے کھانے پہننے کے قابل کما سکے" (فتاوی رضویہ، ج13، ص429، رضا فاونڈیشن، لاہور)

فتاوی رضویہ میں بیوی کے نفقہ کو بیان کرتے ہوئے تحریر ہے "زمانہ موجودہ میں عادتِ بلد جہاں جیسی خوراک و پوشاک معتاد و معہود ہو مثلاً اب عرب خصوصاً مدینہ طیّبہ میں عموماً خوش خوراکی و خوش پوشاکی معمول ہے حالانکہ یہی عرب ایک وقت کمال سادگی و تقلل سے موصوف تھا اعتبار عام عوائد کا ہو گا نہ خاص کسی بخیل یا مسرف کا بعض بلاد مثلاً شاہجہانپور میں عام طور پر تیل کھاتے ہیں، پلاؤ قورمہ پر اٹھے کے ہوتے ہیں، ہمارے بلاد میں یہ طبعاً مکروہ اور عرفاً معیوب، تو وہاں گھی کا مطالبہ نہ ہو گا یہاں ہو گا و قس علیہ، متعارف طور پر ان سب باتوں کے لحاظ کے بعد کہہ سکتے ہیں

کہ اتنی آمدنی اتنے مصارف والا ایسے وقت ایسے مقام میں موسر مرفہ الحال یا معسر تنگدست یا متوسط"(فتاوی رضویہ،ج13،ص465-66،رضافاؤنڈیشن،لاہور)

بہارِ شریعت میں ہے"اگر مرد و عورت دونوں مالدار ہوں تو نفقہ مالداروں کا سا ہوگا اور دونوں محتاج ہوں تو محتاجوں کا سا اور ایک مالدار ہے، دوسرا محتاج تو متوسط درجہ کا یعنی محتاج جیسا کھاتے ہوں اُس سے عمدہ اور اغنیا جیسا کھاتے ہوں اُس سے کم اور شوہر مالدار ہو اور عورت محتاج تو بہتر یہ ہے کہ جیسا آپ کھاتا ہو عورت کو بھی کھلائے، مگر یہ واجب نہیں واجب متوسط ہے۔ نفقہ کا تعین روپوں سے نہیں کیا جاسکتا کہ ہمیشہ اُتنے ہی روپے دیے جائیں اس لیے کہ نرخ بدلتا رہتا ہے۔"(بہارشریعت،ج2،حصہ8،ص265،مکتبۃ المدینہ)

اولاد کے نفقہ سے متعلق بہار شریعت میں ہے"نابالغ اولاد کا نفقہ باپ پر واجب ہے جبکہ اولاد فقیر ہو یعنی خود اس کی مِلک میں مال نہ ہو اور آزاد ہو۔ اور بالغ بیٹا اگر اپاہج یا مجنون یا نابینا ہو کمانے سے عاجز ہو اور اُس کے پاس مال نہ ہو تو اُس کا نفقہ بھی باپ پر ہے اور لڑکی جبکہ مال نہ رکھتی ہو تو اُس کا نفقہ بہر حال باپ پر ہے اگرچہ اُس کے اعضا سلامت ہوں۔۔۔ لڑکی جب جوان ہوگئی اور اُس کی شادی کر دی تو اب شوہر پر نفقہ ہے باپ سبکدوش ہوگیا۔"(بہارشریعت، ج2،حصہ8،ص273،274،مکتبۃ المدینہ)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم